تحفظِ دینی مدارس کے مختلف جلسوں میں
حضرت ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی شرکت

ترتیب و تلخیص: مولوی عبداللطیف، معاون مدیر سہ ماہی "وفاق المدارس"

مورخہ ۲۷/۱۱/۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۱ فروری ۲۰۰۲ء بروز سوموار بوقت گیارہ بجے مسجد نقشبندی وفاق المدارس العربیہ پاکستان شیر شاہ روڈ، گارڈن ٹاؤن ملتان میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق مدارس ڈویژن ملتان کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب دام مجدکم جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کی زیر صدارت ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن سے اجلاس کا آغاز ہوا اور پھر پروگرام سیکریٹری مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب نے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والے مدارس کے احباب کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ ان حضرات نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود وفاق سے محبت اور موجودہ ابتلائی صورت حال میں اکابرین کا موقف سننے کے لیے تشریف لائے۔

اس کے بعد حضرت مولانا محمد انور صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آل حق کے ساتھ ابتلا اور مصائب ہمیشہ رہتے ہیں۔ حضرت انبیاء کرام پر بڑے مصائب آئے۔ ان حضرات نے استقامت سے حالات کا مقابلہ کیا۔ علماء حق وارثِ انبیاء ہیں۔ میں ان حالات کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اکابرین وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی کاوشیں آپ کے سامنے ہیں۔ اجتماعی کوششیں بھی ہو رہی ہیں۔ وقتاً فوقتاً رپورٹیں سہ ماہی "وفاق المدارس" میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ مدارس کے تمام ذمہ داران اس کا ضرور مطالعہ کریں کیوں کہ اس میں مدارس سے متعلق کافی معلومات چھپتی ہیں جو آپ حضرات کے لیے تسکین خاطر کا باعث بنیں گی۔

رابطہ سیکریٹری اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں تمام احباب کا مشکور ہوں کہ آپ اپنی تعلیمی سرگرمیوں اور انتظامی امور میں مشغولیت کے باوجود یہاں تشریف لائے۔ آج کے اجلاس کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کے اعلانات اور اخبارات کی خبروں سے جو پریشانی اہل مدارس کو اس وقت لاحق ہے اور اکابرِ وفاق المدارس کی حکومت سے ہونے والی بات چیت کے نتائج سے آپ حضرات کو آگاہ کرنا اور آپ سے آئندہ کے لیے تجاویز لینا ہے۔ گزشتہ کل الحمد للہ ڈیرہ غازی خان میں ایسا ہی اجلاس ہوا جس میں ایک ہزار سے زائد علما حضرات اور مہتمین حضرات نے شرکت کی۔ آج کے اس اجلاس میں آپ حضرات کی بھرپور شرکت کو دیکھتے ہوئے ہم انشاء اللہ جلد ہی پورے ملک میں ڈویژن کی سطح پر اور ضلع کی سطح پر ایسے اجلاس منعقد کریں گے۔

اخبارات میں حکومتی بیانات کی وجہ سے اہل مدارس پریشان ہیں۔ اس اجلاس میں ہم آپ کو حکومت سے ہونے والی بات چیت اور

نتائج سے آگاہ کریں گے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ حکومتوں کے ارادے ملتوی ہوتے ہیں ختم نہیں ہوتے۔ مختلف حکومتوں کے دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کے خلاف شروع ہی سے کوشش اور ارادے رہے۔ حکومت کا اصل مقصد مدارس کی عمارتوں پر قبضہ نہیں ہے، بلکہ ان کا اصل مقصد وہ تعلیمات ہیں جو علماء حق وارث انبیاء کی بنیاد پر اپنی نسل کو اصحاب صفہ کا علم منتقل کر رہے ہیں، حکومتوں کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ اصل دین کی ترویج ہو۔

ایوب خان اور بھٹو کے دور میں مدارس کو بند کرنے کے پروگرام بنے اور اعلانات ہوئے اور مدارس پر قبضہ کی کوشش بھی کی گئی۔ لیکن اس وقت کے حضرات نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور حکومتوں کو اپنے ان مذموم عزائم سے پیچھے ہٹنا پڑا۔

سقوطِ کابل کے بعد ان لوگوں کو بہت حوصلہ ملا ہے کہ یہ وقت ہے کہ مدارس، اسلام اور مُلّا کو ختم کیا جائے اور یہ مہم تحریک کی شکل میں رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ میں شروع کر دیا گیا۔ میڈیا کے ذریعے پروپیگنڈہ کیا گیا اور فضاء کو مدارس کے خلاف بنانے کی کوشش کی گئی اور جھوٹ کے ذریعے سے کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ رمضان المبارک میں اس مہم کو شروع کرنے کے پیچھے کئی فوائد حاصل کرنا تھے۔

(۱) آنے والے دنوں میں جواز پیدا کرنا۔ (۲) رمضان المبارک کی چھٹیوں کا فائدہ اُٹھانا کہ چھٹیوں کی وجہ سے مدارس میں مزاحمت نہ ہوگی۔ (۳) مالی معاونت میں خلل ڈالنا۔ پورے سال میں مدارس کی جو معاونت اہل ثروت حضرات کی طرف سے ہوتی ہے۔ ایک ماہ رمضان میں اس سے زائد ہوتی ہے۔ (۴) فوجی افسران بطور معاون مدارس میں بیٹھ جائیں گے اس کے لیے فضاء بنانا شروع کر دی گئی ہے۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے تمام وفاقوں سے رابطہ کیا گیا اور ۱۶ ار مضان ۱۴۲۲ھ کو تمام مدارس کی تنظیمات کا اجلاس طلب کیا۔ (یہ بات یاد رہے کہ دو سال پہلے تمام پانچوں وفاق کا اتحاد وجود میں آچکا تھا) اور مجھے رابطہ سیکریٹری کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ تنظیم المدارس کا اجلاس بلا گیا اور اس میں بڑے غور و فکر سے تمام پہلوؤں پر بحث ہوئی اور یہ بات طے کی گئی کہ ہم خود حکومت کے پاس نہیں جائیں گے۔ لیکن اگر حکومت ہمیں الگ الگ بلائے اور ہماری قوت کو تقسیم کرنے کی کوشش کرے تو ہم سب اس بات کے پابند ہوں گے کہ اکیلے حکومت سے بات نہ کی جائے۔ بلکہ مشترکہ بات ہوگی۔ رمضان المبارک کو لاہور میں ہونے والے اجلاس میں یہ تمام باتیں طے کی گئی تھیں۔ جس میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب پیرانہ سالی اور شدید بیماری کے باوجود لاہور تشریف لائے۔ اور اجلاس میں شرکت فرمائی، جس کی وجہ سے حضرت کی بیماری بہت بڑھ گئی اور آپ کئی روز تک صاحبِ فراش رہے اور روزہ بھی نہ رکھ سکے۔ اس اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہم ہر قیمت پر مدارس کی آزادی کا دفاع کریں گے۔

حکومتی عہدیداروں کی طرف سے بہت ترغیبات دی گئیں اور لالچ دیئے گئے، ڈرایا گیا اور اپنا آپ بچانے کے لیے کہا گیا۔ لیکن الحمدللہ تمام لوگ اس نازک وقت میں اتحاد پر قائم رہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہیں گے۔ ہمارے اسی اتحاد اور کامل یقین پر اللہ رب العزت نے کرم فرمایا کہ یہ جو ایک طوفان اٹھا تھا۔ اس کے آگے کسی حد تک بند باندھ دیا گیا ہے اور اب ہم حکومت سے یہ مندرجہ ذیل باتیں منوا چکے ہیں۔

(۱) کسی بھی مدرسہ یا جامعہ کو سرکاری تحویل میں نہیں لیا جائے گا۔ (۲) تمام مدارس کلی طور پر انتظامی، تعلیمی اور امتحانی ذمہ داری میں آزاد ہوں گے۔ (۳) مدارس کی رجسٹریشن کا قانون سوسائٹیز ایکٹ ۱۸۶۰ء اور رجسٹریشن کے حوالے سے نیا قانون نہیں بنایا جائے گا اور اس سلسلے میں وفاقی وزیر مذہبی امور محمود احمد غازی سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے وعدہ کیا ہے اس کو بحال کیا جائے گا۔ (۴) اگر کسی مدرسہ یا

جامعہ کے خلاف حکومت کے پاس ثبوت ہو تو وفاق المدارس کو حکومت مطلع کرے گی اور وفاق المدارس اس کا جائزہ لے کر فیصلہ کرے گا اور اس مدرسہ یا جامعہ کو وفاق سے علیحدہ کردیا جائے گا۔(۵) کسی بھی درجہ کے نصاب میں تبدیلی کا اختیار ہماری وفاق کے تحت قائم نصاب کمیٹی کو حاصل ہے اور وہ ضرورت کے وقت یہ تبدیلی کرتی رہی ہے۔ حکومتی نصاب سے بہتر نصاب ہم اب بھی اپنے مدارس میں پڑھا رہے ہیں اور یہ نصاب درس نظامی حکومت سے منظور شدہ ہے کیوں کہ ہمارے اس نصاب پر ۱۹۸۵ء میں اسلام آباد میں تین دن بحث ہوئی تھی اور وزارت تعلیم اور یونی ورسٹی گرانٹس نے اس نصاب کو تسلیم کرتے ہوئے ایم۔اے کے مساوی قرار دیدیا تھا۔(۶) جن مدارس کو سیل کیا گیا ہے یا اساتذہ کرام یا مہتمم حضرات کو گرفتار کیا گیا ہے۔ان کے متعلق انشاء اللہ جلد از جلد معاملات طے ہو جائیں گے۔ (۷) غیر ملکی طلبہ کے لیے ویزہ کی سہولت کو آسان بنایا جائے۔اور یہ ویزہ کی درخواست کا معاملہ ایک ہفتہ زیادہ سے زیادہ پندرہ دن میں طے کردیا جائے۔ تاکہ طلبہ بروقت داخلہ لے سکیں اور ان کا وقت ضائع نہ ہو۔

اس کے بعد حضرت قاری صاحب نے اہل مدارس کو مشورہ دیا کہ اپنے اپنے علاقہ میں وفاق کے قوائد وضوابط کی پابندی کریں۔ وفاق کو مضبوط کریں۔وفاق سے رابطہ بڑھائیں۔رسالہ سہ ماہی ”وفاق المدارس“ کو مستقل پڑھیں۔اس میں بہت معلومات اور حکومت کے اقدامات اور ان سے ہونے والی بات چیت ہم شائع کرتے رہتے ہیں۔نصاب کی پابندی کریں۔اگر کسی مدرسہ میں وسائل کی کمی ہے۔اللہ رب العزت سے قوی امید ہے کہ معاملہ حل ہو جائے گا۔مدارس سے متعلق کوائف نامے پُر کردیئے جائیں۔اور آئندہ آنے والے وقت میں خدمت دین کو رضائے الٰہی کے جذبہ سے کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

سب سے آخر میں صدر مجلس حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں اللہ پاک کی طرف رجوع کرنے کی تلقین فرمائی اور آپس کے اتحاد اور بھائی چارگی کی ضرورت پر زور دیا اور تمام مسائل کو باہمی اتفاق سے بزرگوں کے مشورے سے طے کرنے کا مشورہ دیا اور اپنے اپنے مدارس میں سورۃ یٰسین شریف اور آیت کریمہ کے ورد اور دوسرے وظائف کرنے کی تلقین فرمائی اور پھر سب سے آخر میں خصوصی دعا کی گئی۔

ضلع ڈیرہ غازی خان کے مختلف دینی مدارس کا دورہ اور مجالس سے خطاب

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس نے ڈیرہ غازی کے مختلف مدارس کا دورہ کیا اور جلسوں سے خطاب فرمایا، مدرسہ قاسم العلوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”میں صدر وفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مد ظلہم العالی اور اراکین وفاق کی طرف سے تمام شرکائے اجلاس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنی گوناں گوں مصروفیات بالخصوص تعلیمی، تدریسی مشاغل سے وقت نکال کر تشریف لائے، آپ نے ہمیں مزید حوصلہ دیا۔اس اجلاس کا مقصد یہ ہے کہ ہم آپ سے مشاورت کرسکیں اور براہ راست تازہ صورتحال سے آپ کو آگاہ کرسکیں۔اور انھوں نے فرمایا بدقسمتی سے موجودہ معروضی حالات نے یہ صورتحال پیدا کی ہے، دین دشمن عناصر نے ارباب اقتدار کو مشورہ دیا ہے کہ یہ وقت مذہبی قوتوں اور دینی مدارس کے ختم کرنے کا ہے۔جب ہمیں یہ خطرہ محسوس ہوا تو فوری طور پر تمام مکاتب فکر کے مدارس کے وفاقوں سے رابطے کیے اور لاہور میں ۱۶ ارمضان کو تمام مدارس کی تنظیمات کا اجلاس بلایا گیا۔

سب نے بنیادی طور پر طے کرلیا۔ حکومتی اقدام کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ ہم نے عدلیہ، وکلا، دانشوروں، تاجروں اور مختلف مکاتب فکر سے رابطے کیے۔ اور بعض سیاسی جماعتوں سے بھی رابطے ہوئے، اپنی مذہبی، سیاسی قوتوں سے تو رابطہ تھا ہی۔ ہم نے اس میں متفقہ طور پر کچھ باتیں طے کی ہیں۔

❶ مدارس کی آزادی کی حفاظت کرنا اور اس سلسلے میں حکومت سے کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کریں گے۔

❷ مدارس کو حکومتی تحویل و کنٹرول میں نہیں دیں گے۔

❸ تصادم، اور مزاحمت کا راستہ اختیار نہیں کریں گے، بلکہ تدبر اور مذاکرات سے معاملات حل کریں گے۔ مفاہمت اور گفتگو کا راستہ اختیار کریں گے۔ میثاق مدینہ اور صلح حدیبیہ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ قادیانی عناصر، این جی اوز اور سیکولر عناصر کی پوری کوشش ہے کہ ہماری قوتوں کو حکومت سے لڑا دیا جائے۔ ہم نے حکومت سے کہا، ہمیں آپ سے لڑانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ آپ ہمیں طاقت سے نہیں دبا سکتے ہیں۔ یہ ترکی اور افغانستان نہیں، اگر آپ ہم سے لڑیں گے تو نقصان آپ کا ہوگا۔ اور انھوں نے فرمایا کہ مدارس میں دہشت گردی نہیں ہوتی اور نہ مدارس کا اس سے کوئی تعلق ہے بلکہ یہ کارروائیاں ایجنسیاں کرتی ہیں اور اس کے اسباب میں حکومت کی جانب داری اور عدل و انصاف کا فقدان شامل ہیں۔ انھوں نے فرمایا اگر کسی مدرسے کے عالم نے کوئی قتل کیا ہے تو کیا یونی ورسٹی والے قتل نہیں کرتے۔ الطاف حسین کس مدرسہ کا پڑھا ہوا ہے۔ حکیم سعید کو کس نے قتل کیا۔ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۱ء کو صدر پرویز مشرف سے ساڑھے تین گھنٹے کی تفصیلی ملاقات میں ہم نے یہ بات واضح کردی کہ مدارس میں دہشت گردی نہیں ہوتی۔ آپ ایک مدرسہ بتائیں جس میں دہشت گردی ہوتی ہے یا دہشت گردی کی تربیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ اس ملاقات میں صدر پاکستان نے ہمارے موقف کو درست تسلیم کیا۔ چنانچہ ہماری اس ملاقات کے نتیجے میں صدر نے اپنے ۱۲ جنوری کے خطاب میں کچھ مدارس کو دہشت گرد کہا۔ جب کہ اس سے قبل تمام مدارس کے متعلق ان کا یہی خیال تھا۔ حکومت نے ہمیں یقین دلایا کہ اگر کسی مدرسے میں دہشت گرد نے پناہ لی اور مدرسہ کی انتظامیہ اس کارروائی سے لاعلم ثابت ہوئی تو اس مدرسے کی انتظامیہ کو ملوث نہیں کریں گے اور انھوں نے عصری درسگاہوں اور یونی ورسٹیوں میں دینی تعلیم کے حوالے سے فرمایا کہ ہم نے حکومت سے کہا ہے کہ آپ ہمارے مدارس میں عصری تعلیم کی بات کرتے ہیں اور اسکولوں، یونی ورسٹیوں میں دینی تعلیم کی بات نہیں کرتے تو صدر صاحب نے ہمارے اس موقف کو تسلیم کیا اور اسکول و کالج میں دینی تعلیم کے فروغ کی یقین دہانی کرائی اور مدارس کے نصاب میں عدم مداخلت کا وعدہ کیا۔

☆☆☆

درخواست برائے تعین سینٹر

جملہ مدارس وجامعات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ درجہ کتب کے طلباء وطالبات کے لیے امتحانی سنٹر کے تعین کی درخواستیں ۱۵ ربیع الاول تک جمع کرادیں۔ بعد ازاں موصول ہونے والی درخواستوں پر کارروائی نہ ہوگی۔